منظوم

فرشتوں کا امتحان

مذاحیہ

نتیجۂ افکار

حاجی لق لق صاحب بہادر

جسے

سید خادم حسین متخلص بخادم تلمیذ رشید مولنا الطاف حسین صاحب حالی مرحوم

نے منظوم کیا

ناشر

پنجاب اکاڈیمی امرتسر

محمد اسحاق خوشنویس مرقع نگار

تعارف

سید خادم حسین صاحب خادؔم جنہوں نے حاجی لق لق صاحب کے اس مطائباتی افکار کو حوالۂ نظم کیا ہے مولانا الطاف حسین صاحب حاؔلی کے شاگردانِ رشید میں سے ہیں۔ آپ اس سے پہلے "بزمِ فانوس" کے نام سے اپنا دیوان شائع کر چکے ہیں۔ جو شستگی زبان و سلاست، جدّت طرازی اور مضمون آفرینی کے اعتبار سے بہت ہی مقبولیت حاصل کر چکا ہے،

آپ نے حاجی لق لق صاحب کے اس "لق لقی تخئیل" کو خاص "پنجاب اکاڈیمی" کے لئے منظوم کیا ہے جس کے لئے ہم قارئین کی طرف سے صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ پنجاب اکاڈیمی

امرتسر ۱۰/۱/۱ء سنہ ۱۹۳۷ء

فرشتوں کا اِمتحان

منظوم

روح الامیں ممالک غرب و شمال کی
لکھنے لگے رپورٹ جو پچیس[۲۵] سال کی
نہضت کے ساتھ ثروت و رحمت کئے طلب
یہ پاک آسمانی فرشتوں کا تھا لقب

۱ فرشتوں کے نام ہیں ۱۲

فرمایا حکم ہے یہ خدائے جلال کا
دُنیا کا نقشہ پیش ہو پچّیس۲۵ سال کا
تیّار ہو کے جلد پہنچیئے زمین پر
ہم بھی تمہارے ساتھ ہی ہوتے ہیں ہمسفر
چل کر وہاں یہ کارگذاری ہے دیکھنا
دُنیا میں رہ کے تم نے جو ہے آجتک کیا
القصّہ آسمان سے اُترے زمین پر
اور جینوا قرار دیا سب کا مستقر
رُوح الامیں نے حکم دیا ان کو پھر وہاں
اب اپنی اپنی قوم کو حاضر کریں یہاں

یہ حکم سن کے تینوں فرشتے اُڑے شتاب
اور اپنی اپنی قوم کو جا کر کیا خطاب

نہضت فرشتہ

کی کارگذاری

نہضت فرشتہ قوم مسیحی کا عیسائیل
لنڈن میں اپنی قوم کا جا کر ہوا کفیل
پہنچا براڈکاسٹ کے دفتر میں تیز پر
اور ریڈیو سے قوم کو پہنچائی یہ خبر

روح الامیں جنیوا میں رکھتے قیام ہیں
اپنی طرف سے قوم کو دیتے پیام ہیں
دُنیا میں جس قدر ہیں مسیحی جہاں تہاں
چل کر سب اس مقام پہ حاضر ہوں بے گماں
پھر بالڈون کو کہ وزیر عظیم تھا
پوشیدہ دے کے چند ہدایات چلدیا
یہ حکم عیسائیل کا سارے جہان میں
بجلی کی طرح دوڑ گیا ایک آن میں
سُنتے ہی اس خبر کے ہر اِک اُٹھ کھڑا ہوا
نامِ مسیحؑ لیکے جنیوا کا رُخ کیا

کچھ موٹروں میں بیٹھ کے پہنچے مقام پر
کتنوں نے بائی میل سٹیمر کیا سفر
جو مالدار تھے وُہ ہوائی جہاز سے
پہنچے ہوائے شوق میں عجز و نیاز سے
امریکہ نے ہوائی جہازوں کا سلسلہ
قائم فضا میں اہلِ وطن کے لئے کیا
جرمن فرانس و اٹلی و یوناں سے پے بہ پے
اُڑنے لگے ہوائی جہازوں کے قافلے
طیارے اُڑ رہے تھے فضاؤں میں اس طرح
گِدزخم خوردہ مُردہ پہ منڈلائیں جس طرح

ہمراہ اپنی قوم فرنگی کے عیسائیل
آیا پلٹ کے پانچویں دِن پیش جبرئیل
فوجی ادا سے تن کے کیا پہلے اِک سلام
اور یہ کہا کہ قوم ہے حاضر مری تمام
ٹیلی وژن سے قوم فرنگی کا جائزا
کمرے سے جبرئیل نے بیٹھے ہوئے لیا
نہضت نے جلد لوڈ سپیکر اُٹھا کے پاس
سردار کی طرف سے دیا قوم کو سپاس
جب شب گزر کے روئے سحر کا ہوا نمود
مشرق سے آفتاب نے اپنا کیا ورود

اُٹھ کر جناب روح نے خلوت سے صُبحدم
ہمراہ عیسائیل فضا میں رکھا قدم
اُڑ کر فضا میں قوم کا جب جائزہ لیا
اِک ٹڈّی دَل زمین پہ دیکھا بِچھا ہُوا
طیارے برق چال مقرّر کئے گئے
سامان خورد و نوش کے لانے کے واسطے
ہالینڈ سے بیئر تو شرابیں فرانس سے
مشہور کارخانوں کے لیبل لگے ہوئے
جیلی مربّے جام کے ڈبّے بھرے ہوئے
ترتیب وار میز کے اُوپر دھرے ہوئے

القصہ جو چیزیں تھیں کھانے کی خشک وتر
طیار ے لا رہے تھے جنیوا ئیں کھینچ کر
رقص و سرود میں تھی فضا ہر طرف بسی
آلاتِ نشرِ صوت نے کردی تھی کن رسی
خیمے نصب تھے ٹاکی سنیما کے جابجا
اور لیڈیوں کا ہال میں تھا ناچ ہو رہا
ہر ایک سمت ٹیلی وژن سے مظاہرے
تھے قوم عیسائیل کی آنکھوں کے سامنے
خیموں کی شکل میں تھے شفا خانے جلوہ گر
بیٹھے ہوئے تھے ان میں ہر اک فن کے ڈاکٹر

اِک زن پہ سرجری کا عمل ہو رہا تھا واں
لیٹی ہوئی تھی میز پہ مُردہ سی نیم جاں
جبریل مضطرب تھے کہ کیا ہو گیا اِسے
نہفت کی سِمت دیکھ کے چاہا کہ کچھ کہے
بولا فرشتہ "مَرد بنائی یہ جائے گی
جادُوگری زمانے کو دِکھلائی جائے گی
مَردوں میں ہوں گی دونوں طرح کی علامتیں
بچّہ بھی جَن لیں کام بھی اپنا کیا کریں
عورت بنے گا مَرد کبھی ـــــ مَرد زن کبھی
تب ہو گی اپنی قوم میں قائم برابری"

سُن کر یہ بات حضرتِ جبریل ہنس دیئے
اُترے زمیں پہ لب پہ تبسّم لئے ہوئے
نہضت سے بولے دیکھ لیا آپ کا کمال
قومِ مسیحؑ آج ہے دُنیا میں بے مثال
اس پانچ دِن میں قوم کا آجانا اس جگہ
جادُوگری نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے یہ
نہضت نے سُن کے زیرِ تبسّم دیا جواب
یہ تو ابھی ہے قومی ترقی کا پہلا باب
پوُری طرح میں اپنے ارادوں میں کامیاب
جیسا کہ چاہتا ہوں ہوا ہوں کہاں جناب

اگلی رپوٹ تک یہ بدل جائے گی فضا
دیکھو گے میری قوم کا عالم ہی دوسرا
جھگڑا ہی خورد و نوش کا مٹ جائے گا تمام
اِک گولی کھا کے آدمی دِن بھر کرے گا کام
اور ابخرات معدے میں بول و براز کے
اُڑ جائیں گے ہوا میں پسینے کے راستے
اس وقت یہ بھی ہو گی مری کوشش اتم
ہو جائیں ہسپتال بھی دُنیا سے کالعدم
ہوں گے سبھی سفید نہ ہو گا کوئی کبود
جب ہر مرض کا قوم سے اُٹھ جائے گا نمُود

ہو گا نہ اپنی قوم میں جب موت کو ثبات
اس غم سے عزرائیل بھی پا جائیں گے نجات
ہو جائیں گے ریٹائرڈ وہ پنشن پہ بالضرور
خاموش اس زمین کو تکتے رہیں حضور
اور پانچ دن میں قوم کا آ جانا اس جگہ
اس کو بھی جانتا ہوں کہ تکلیف دہ ہے یہ
آئندہ یہ بھی خرخشہ مٹ جائے گا تمام
ہو گا تصوّرات سے سارا سفر کا کام
دِل میں جہاں خیال کیا اور چلے گئے
کٹ جائیں گے سفر کے بظاہر یہ سلسلے

تقریرِ علیسائیل سے خوش ہو گئے امین
کی اس کی سحر سازی و حکمت پہ آفریں
تھپکی دی اس کی پیٹھ پہ خوش ہو کے یہ کہا
شاباش تم نے کام یہ معجز نما کیا
جو جو ضروری نوٹ تھے لکھنے کے لکھ لئے
ترتیب وار یعنے قلمبند کر دئے
نصفت کو اپنے ہاتھ سے دیکر خوشی کا جام
فرمایا جا کے قوم کو رخصت کا دو پیام

ثروت فرشتہ سرغنہ قوم یہود کا
مشہور اپنی قوم میں جو موسائیل تھا
اب سنئے اُس کی کارگذاری کی داستاں
کرتا ہوں جس کو نظم کے پیرایہ میں بیاں
لے کر پیامِ روحِ جنیوا سے صبحدم
ثروت نے رکھا آ کے فلسطین میں قدم

پہلا یہ کام اس نے پہنچکر وہاں کیا
برطانیہ کے ہائی کمشنر سے وہ ملا
جو حکم نامہ لایا تھا رُوح آلامین کا
وہ جیب سے نکال کے ٹیبل پہ رکھدیا
کن آنکھیوں سے ہائی کمشنر نے گھور کر
ثروت کو اشتباہ سے دیکھا اُٹھا کے سر
سمجھا ہے کوئی قومِ مصر کا گماشتہ
آل انڈیا کمیٹی کا ہے کوئی سرغنہ
یہ بالِ جبرئیل[1] کا ہے پیکرِ نظر
یا ہے ظفر علی کا کوئی شوخ نامہ بر

[1] اشارہ حضرت اقبال کی کتاب بالِ جبریل

ممکن ہے یہ ہیولا ہو سیّد حبیب کا!
بہروپیا ہو یا کسی مخفی رقیب کا!
نہرو کا رازدار! سفیرِ ابو کلام
گاندھی کا رکن ہے کہ چھپاتا ہے اپنا نام
شوکت علی کی شکل و شباہت کی ہے جھلک
جی مانتا نہیں کہ کہوں خلد کا ملک
یا ہو کوئی عراق سے نعمان کا مثیل
یا مصطفےٰ کمال کا گویندۂ جلیل
ثروت نے بالیقین اسے مطمئن کیا
بھیجا ہوا ہوں واقعی روح الامین کا

نے کچھ سیاسیات کی تحریک سے غرض
مطلب نہ مجھ کو ٹھیک نہ بے ٹھیک سے غرض
سُن کر یہ بات ہائی کمشنر نے سوچ کر
آخر دبی زباں سے کہا یوں اُٹھا کے سر
قومِ یہود جتنی ہے دُنیا میں منتشر
اُن سب کو وائرلیس پہ دیں گے یہ ہم خبر
گر آپ برقیات کی قیمت ادا کریں
اور یہ رقم خزانۂ برٹش میں بھیج دیں
ثروت نے نوٹ جیب سے اپنی نکال کے
اِک ایک اُسنے مخملی ٹیبل پہ رکھ دیئے

ایجنٹ جو جمعیت صیہونیہ کا تھا
اس کو بلا کے ہائی کمشنر نے یہ کہا
دیکھو۔ وصول کر کے رقم پاس کر دو بل
صاحب کے ذمّہ باقی نہ رہ جائے ایک تِل
لیکن یہ بات ہے کہ فلسطین کے یہود
ہے مغتنم ہمارے لئے ان کا یاں وجود
پیغام جبرئیل سنایا نہ جائے گا
دُکھتے دِلوں کو اُن کے دُکھایا نہ جائے گا
بولا فرشتہ ساتھ ہیں جب ہم ہیں ہمرکاب
پھر ان کے بھیجنے میں قباحت ہے کیا جناب

سُنکر یہ بات ہائی کمشنر بگڑ گیا
اور تیوری میں ڈال کے بل طعن سے کہا
تم ہو فرشتہ یا کوئی جنگل کے جانور
اِتنی بھی اپنی قوم کی رکھتے نہیں خبر
آباد جب سے ان کو فلسطین میں کیا
اس دن سے نصف دُنیا کو دشمن بنالیا
ہے ہر طرف سے شور کہ اِن کو نکال دو
یہ ارض پاک ہے اسے ناپاک مت کرو
ہر روز کُشت و خون بغاوت ہے رونما
ہر ہر مقام پر ہے قیامت کا سامنا

لیکن ہمیں ذرا نہیں پروا کہ کیا ہیں یہ
لاتے نہیں خیال میں اصلا کہ کیا ہیں یہ
جب ہر طرح سے پاس ہے اس قوم کا ہمیں
ایسا اگر کریں بھی تو کس بات پر کریں
گر آج ہم نے ان کو یہاں سے جدا کیا
ہو جائے گی کچھ اور فلسطین کی فضا
ہم نے دبا لیا بھی جو اس زور و شور کو
کیا منہ دکھا سکیں گے چچا بالفور کو
ثروت نے سن کے ہائی کمشنر کو پھر کہا
میرا تو مائی لارڈ نہیں ہے یہ مدعا

"کہ آپ میری قوم یہاں سے نکالدیں
لے جانا چند دن کے لئے ہے فقط ہمیں"
یہ بات سُن کے ہائی کمشنر بصد غضب
بولا یہ بات آپ کی ہم مانتے ہیں کب
برٹش وقار کا ہمیں ہر دم خیال ہے
اس قوم کو یہاں سے اُٹھانا محال ہے
ہم سے کبھی بھی بھول کے کرنا نہ یہ سوال
برطانی پالسی کا ہمیں چاہیئے خیال
ہوگی نہ کوئی بات بھی قانون کے خلاف
لکھ لیجئے ہماری طرف سے جواب صاف

بالغرض ان کو بھیج دیا ہم نے گر بزور
فوراً تمام دنیا میں مچ جائے گا یہ شور
برٹش زبانی حربۂ مسلم سے ڈر گیا
اس کے مطالبات پہ سر کو جھکا دیا
یہ بات تابہ زیست گوارا نہیں ہمیں
برطانیہ کے پرچمِ نصرت کو پھاڑ دیں
مانا کہ تم فرشتۂ فضل و کمال ہو
برطانی پالسی کے لئے خوردسال ہو
ہے نام اپنا آج زمانے میں بوظفر
یہ اتحادِ ملتِ قومی کا ہے اثر

ثروت نے جب سُنی یہ کمشنر کی گُفتگو
بولا بصد عتاب بہت ہو کے تُرش رو
دیکھو ہمارے کام میں ڈالو نہ تم فتور
ہم یاں سے اپنی قوم کو لے جائیں گے ضرور
سُنکر یہ بات ہائی کمشنر اُچھل کھڑا
اور اپنا ہاتھ میز سے پٹکا کے یہ کہا
ہم کو زیادہ کچھ نہیں آتا وغل فصل
جو کہدیا زبان سے وہ حکم ہے اٹل
اِس حکم پر بھی گر تمہیں اصرار ہی رہا
پھر اپنے پاس اور ہے قانون دُوسرا

ہے جس کے تحت ایک دفعہ اِس قدر کڑی
لگ جاتی ہے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑی
ثروت کی اب نہ جوش و غضب کی تھی انتہا
چہرہ تھا سُرخ آنکھوں سے خوں تھا ٹپک رہا
بولا۔ حقیر کلمے فرشتوں کی شان میں
مَیں طمطراق سب ترا کھو دوں گا آن میں
ثروت کا یہ کلام کمشنر نہ سہہ سکا
بولا ابھی چکھاتا ہوں اِس شور کا مزا
کرسی سے اُٹھ کے فون پہ جس دم بڑھایا ہاتھ
بے ہوش گر پڑا وہ رسیو کو لے کے ساتھ

اب اُس کی آنکھیں بند تھیں چہرہ بجھا ہُوا
ثروت نظر جما کے تھا صُورت کو تک رہا
کچھ اس طرح سے اس کی نگاہیں تھیں تیز تیز
گویا وہ کر رہا ہے کمشنر پہ مسمریز
گو وہ پڑا ہوا تھا سرِ فرش نیم جاں
منظر عجیب اس کو نظر آ رہے تھے واں
دیکھے فلاسطین کے سر سبز کوہسار
جن کی بہارِ حُسن پہ جنّت بھی تھی نثار
آتی تھیں ہر طرف نئی آبادیاں نظر
صیہونی و مسیحی مناظر تھے جلوہ گر

چوطرفہ اونچے اونچے مکانات زرنگار
روشن تھا جن سے قوم کا جبروت اور وقار
وہ سیم و زر کا کھیل طرحدار موٹریں
جو کر رہی تھیں قوتِ برقی سے حرکتیں
افراط اس قدر زر و گوہر کی مال کی
ہر شخص قوم کا نظر آتا تھا لکھ پتی
دہقان اپنے کھیت میں ہل تھا چلا رہا
تھا کوئی اپنے باغ کی کیاری بنا رہا
جو بھی تھے اہلِ زر وہ مسیحی تھے یا یہود
لیکن نہ تھا غریب مسلمان کا نمود

ثروت نے ہاتھ چہرہ سے جسدم ہٹا لیا
معمول اُٹھ کھڑا ہوا اور ہوش آگیا
بولا یہ بات تھی۔ مجھے اس کی خبر نہ تھی
ثروت پکارا اور دکھا سکتا ہوں ابھی
ثروت کا یہ کلام کمشنر نے سُن لیا
اور شکریہ کے ساتھ رضامند ہو گیا

القصّہ دسویں روز سفر کرکے اپنا طے
رکھا قدم جھنیوا میں قوم یہود نے
ثروت نے جبرئیل کو جھک کر کیا سلام
بولا کہ میری قوم کا حاضر ہے خاص و عام

رُوح آلامین نے ان کا وہاں جائزہ لیا
جو کچھ انہیں ضرور تھا وہ مندرج کیا
ثروت نے عیسائیل کو یہ بات پھر کہی
واللہ تمہاری قوم کو آتی ہے تاجری
لے لیتی ہے فرشتوں سے محصول برقیات
مجرم بھی وُہ بنانے کی رکھتی ہے دفعہ جات

رحمت فرشتہ
کی کارگذاری

رحمت فرشتہ مُسلم بیکس کا اسماعیل
انگورہ میں گیا لئے پیغام جبرئیل
اور غازئ کمال اتاترک سے ملا
پیغام جبرئیل انہیں من وعن دیا
پر مصطفےٰ کمال نے پڑھ کر دیا جواب
خود وقت پر ضرور پہنچ جاؤں گا جناب

لیکن تمام قوم کا جانا محال ہے
جائے وقوع جینیوا کا غرب و شمال ہے
فوجیں مقیم ہیں جو درِ دانیال ہیں
ان کا وہاں سے بھیجنا دشوار ہے ہمیں
ایسا ہی باسفورس زرّیں کا حال ہے
جس کے بچاؤ کا ہمیں ہر دم خیال ہے
کس طرح بے پنہہ یہ مقامات چھوڑ دیں
دشمن نشانہ باندھ کے بیٹھا ہے گھات میں
رحمت نے سُن کے مصطفےٰ غازی کا یہ سخن
بولا کہ اس کی فکر نہ کیجے جناب من

فوجیں ضرور بھیجئے بے خوف و بے خطر
کر دینگے ہم فرشتے تعینات قلعوں پر
یہ بات سُن کے مصطفےٰ غازی بہت ہنسے
پھر باوقار اُن سے مخاطب وہ یوں ہوئے
یوں تو ہمیں قبول ہے ارشاد آپ کا
جو کچھ کہا حضور نے بالکل ہے وہ بجا
لیکن فرشتگان مرے کام کے نہیں
اِملی کی جڑ سے آم بھی اُگ سکتا ہے کہیں
اپنے وطن کی آبرو اہلِ وطن سے ہے
بُلبل کے چہچہوں سے نہ شور زغن سے ہے

بولا فرشتہ حکم کی تعمیل فرض ہے
یہ مصطفےٰ کمال سے رحمت کی عرض ہے
سُن کر یہ بات مصطفےٰ غازی نے عرض کی
ہم پر رہے جناب کا سایہ ہمیشگی!
آغوش عافیت میں ہے ہم کو لئے ہوئے
رحمت ہے ہم غریبوں پہ سایہ کئے ہوئے
جائز ہے حکم آپ کا جو حکم ہم کو دیں!
اپنی ہے کیا مجال کہ انکار کر سکیں!
لیکن جناب والا ذرا یہ بھی سوچ لیں
نظم و نظامِ ملک میں کیوں آپ دخل دیں

مجبور اس قدر نہ مجھے کیجیئے جناب
کچھ قوم لے کے اپنی پہنچ جاؤں گا شتاب
رحمت نے اس کو دل میں غنیمت کیا خیال
رُخ جانب جنوب کیا چھوڑ کر شمال
ابنِ سعود خادمِ حرمین سے ملا
اور حکم نامہ پیش کیا جبرئیل کا
جو کچھ ہوئی ہے دونوں کی آپس میں گفتگو
وہ ہدیہ سامعین میں کرتا ہوں مو بمو
ابنِ سعود پڑھ کے وہ فرمان جبرئیل
بولا کہ بات فائدے کی یہ تھی اسمٰعیل

ہوتا یہ اجتماع حرم میں اگر جناب
اہلِ حرم کا فائدہ تھا بیشتر جناب
مسلم ہر ایک ملک کے کرتے یہاں وُرود
دُنیا میں نام پاتی بہت دولتِ سعُود
بولا فرشتہ کیا یہ مرے بس کی بات تھی
رُوح الامیں کے حکم کی تعمیل تھی سو کی
ابنِ سعود نے کہا کیا خوب بات ہو
جا کر جناب رُوح کو تم مشورہ تو دو
آئندہ حج پہ رکھئے یہ قومی معائنہ
ہو جائے کچھ تو خادم حرمین کا بھلا

پھر اسماعیل غزنوی و جملہ شیخ و شاب
کردیں گے نشر عالمِ اسلام میں جناب
ان سے پروپگنڈہ میں کر دوں گا مِل کے یہ
آئندہ حج کے موقع جبریل اس جگہ
اسلامیوں کا آکے کریں گے معائنہ
شامل ضرور حج میں ہو ہر شخص قوم کا
رحمت فرشتہ بولا کہ یہ ہے غلط جناب
بس آپ اپنی قوم کو لے جائیے شتاب
ابنِ سعود بولا کہ ارشاد جبرئیل
ہے ہر طرح سے قابلِ تعظیم اسلامیل

لیکن جنیوا جلد پہنچنے کے واسطے
رستہ تو کوئی چلنے کا بتلائیے مجھے
اوّل تو اتنے قوٰن نہیں اپنے مُلک میں
جو یہ خبر قبیلوں کے شیخوں کو دے سکیں
پُشتِ شُتر پہ ہوگی یہ راہ دراز سے
اس کا ہے کیا جواب کہ کیوں اتنے دِن لگے
طیارے تین چار ہی بس اپنے پاس ہیں
اور کچھ پرارسال کی فرسودہ موٹریں
ان میں سوار ہوں گے مسلمان کس قدر
کس طرح وہ جنیوا پہنچ جائیں جلد تر

رحمت یہ عذر سُن کے نہ کچھ دے سکا جواب
بولا کہ خیر — آپ پہنچ جائیے شتاب
مکّہ معظمہ سے چلے جلد اسمٰعیل
کابل میں لائے اڑتے ہوئے اذن جبرئیل
پیغام سُن کے والیٔ کابل نے یہ کہا
ہم کو جنیوا جانے میں حضرت ہے عُذر کیا
لیکن جناب والا یہ بھی تو خیال ہے
کس درجہ ان پٹھانوں میں جوش و جلال ہے
ہوگا سفر ہمارے لئے کتنا پُر خطر
جس سرزمین میں ہے امان اللہ ساز گر

رحمت نے بادشاہ سے جب یہ سخن سُنا
اُم القریٰ حجاز کا اس کو دکھا دیا
فوراً ورق اُلٹ کے وہ کالم بتا دیا
پرتاپ کے حوالے سے جو تھا لکھا ہُوا
جا پہنچا اب جلش یں امان احمد کا قدم
ہو گا بلند نام کا اس کے وہاں علم
یہ بات سُن کے دُور ہوا اس کا اضطراب
بولا یں قوم لے کے پہنچ جاؤں گا جناب
رحمت فرشتہ چھوڑ کے کابل کی سرزمین
ایراں پہنچا لے کے طلب نامۂ امین

باقاعدہ وزیر سیاسی سے وُہ ملا
پھر ہمکلام شاہ رضا شاہ سے ہوا
فرمان جبرئیل کا جب شاہ نے پڑھا
رُوحَ الامیں کے حکم پہ سر کو جھکا دیا
کی عرض سلطنت کا نیا انتظام ہے
اس دورِ آخری میں نیا میرا کام ہے
جھگڑے اُٹھا رہے ہیں شیاطین روسیاہ
سمجھے ہوئے ہیں مسلم بے کس کو بے پناہ
برٹش عراق میں ہے جمائے ہوئے قدم
شط العرب کے پھیر میں غلطاں ہے دمبدم

اُکسا رہا ہے شیخ کو بحرین کے لئے
حالانکہ اس پہ دائمی قبضہ ہمارا ہے
ہے آئیل کمپنی میں ابا دان میں قدم
کھا بیٹھا وہ وہاں سے نکلنے کی اب قسم
جو اپنی قوم کے ہیں بزرگانِ دیں پناہ
وُہ بھی ہمارے کام میں ہیں آج سدِّ راہ
رکھتے ہیں دل میں ملّتِ بیضا سے اجتناب
بغض و حسد نفاق نے ان کو کیا خراب
دیتے ہیں برملا وہ صحابہؓ کو گالیاں
کمبخت نامرادوں کی تھکتی نہیں زباں

اِتنا بھی سوچتے نہیں یہ لوگ فِتنہ گر
یہ چاروں ایک باغ نبوّت کے ہیں ثمر
یمن قدم سے ان کے اُجالا ہوا جہاں
اُن سے اگر کہو تو سناتے ہیں گالیاں
ارشاد جبرئیل بجا لانا فرض ہے
لیکن مری جناب سے اب اتنی عرض ہے
ہو جائیں گے جو لوگ مرے ساتھ ہمرکاب
لبیک انہیں جنیو اپہنچ جاؤں گا جناب
رحمت نے اس سخن پہ اسے مرحبا کہا
اُڑ کر وہاں سے جانب بغداد چل دیا

غازی شہ عراق سے بغداد میں مِلا
رُوح الامین کا انہیں پیغام دے دیا
سُنکر یہ حکم اس نے خوشی سے دیا جواب
مَیں لے کے اپنی قوم پہنچ جاؤں گا جناب
رحمت یہ سُن کے دِل میں بہت اپنے خوش ہوا
اور مُسکرا کے حضرتِ غازی سے یہ کہا
ہیں تخت میں جناب کے طیّارے بے شمار
اور موٹریں بھی نامِ خدا ہیں کئی ھزار
کیا خُوب ہو جو مُسلِم نادار کے لئے
حضرت کی ذات خاص سے امداد کچھ مِلے

غازی نے سُنکے زیرِ تبسّم دیا جواب
ایسا سوال مجھ سے نہ پھر کیجیۓ جناب
یہ تو کسی طرح بھی گوارا نہیں مجھے
مخصُوص ہے عراق عراقی کے واسطے
مُسلم غریب ہے تو بلا سے ہُوا کرے
کیوں وہ ہماری قوم سے آکر ملے جلے
اپنا تو کاروبار ہے اہلِ وطن کے ساتھ
بُلبل کا میل جول ہے برگ و چمن کے ساتھ
بولا فرشتہ آپ کا جب یہ خیال ہے
اس سلطنت کے حق پہنچنا محال ہے

ہندوستان

رحمت بخیریت ہو کے وہاں سے بھی چلدیا
اور مختلف جگہوں میں اثر ڈالتا ہوا
دھلی کے ڈاک بنگلہ میں آ کر کیا قیام
مسجد کے زیرسایہ ادا کی نماز شام
پھر صبح اُٹھ کے مالک مطبع کے سامنے
مشہور تھا جو ایسوسی ایٹیڈ کے نام سے
آیا بذریعہ ایسوسی ایٹیڈ کے یہ خبر
کردی تمام قومی جریدوں میں منتشر

ہر شخص اس خبر سے خبردار ہو گیا
اسلامیوں کا قافلہ تیار ہو گیا
اب یہ اُٹھا سوال کہ سالار قافلہ
کس کو بنایا جائے جو ہو اس کا رہ نما
بولا عزیز ہندی یہ سُن کر کہیں نہ جاؤ
ابو الکلام مولوی آزاد کو بناؤ
اِک اور شخص کہنے کو یہ اُٹھ کھڑا ہوا
خالد لطیف گابا ہو سالار قافلہ
تا فیصلہ اخیر ضمانت کرائی جائے
اس کو رہائی قید سے فوراً دلائی جائے

گو اتفاق رائے سے یہ کام ٹھیک تھا
ہیہات انتظامِ ضمانت نہ ہو سکا
پھر مشورہ ہوا کہ محمد علی جناح
محسن ہے اپنی قوم کا اور رہبرِ فلاح
اگلے ہی روز اس کی بھی تردید ہو گئی
احمد سعید مولوی پہ فال آپڑی
پھر یہ چھپا کہ خواجہ نظامی کو چھوڑ کر
کیسے کرے گی قوم توکل پہ یہ سفر
لکھا کسی نے ہیں یہ تدابیر رنج کوش
کیوں آغا خاں کو چھوڑتی ہے قوم خود فروش

آخر کو نکلی پرچۂ احساں میں یہ خبر
بمبئی تک کسی کو بنا کر کریں سفر
پھر واں سے سندباد جہازی ہوں رہ نما
وُہ خُوب جانتے ہیں سمندر کا راستا
کل جائیں آج جائیں مہینا گذر گیا
جب کچھ نہ بن سکا تو یہی فیصلہ ہوا
سب اپنی اپنی طور پہ پُورا کریں سفر
یہ چھوڑ دیں خیال کہ ہو کون راہبر
جس دِن روانگی کا ہُوا خیر سے نمُود
ہر شخص گھر سے چلدیا پڑھتا ہُوا درُود

سوچا مہاجنوں نے رقم ڈوب جائیگی
مسلوں نے گر یہاں سے جنیوا کی راہ لی
آدھے لے کے اپنا بہی کھاتہ ساتھ میں
بولے رقم ہماری جو ہے دیجئے ہمیں
لٹھ باز جو پٹھان تھے کابل کے سود خور
وہ بھی اکڑ اکڑ کے مچاتے تھے خوب شور
آفت میں تھے غریب مسلمان کیا کریں
جب پاس کچھ نہ ہو تو کہاں سے ادا کریں
سمجھایا سوشلسٹوں نے آ کر بشد و مد
جانے دو اس گھڑی نہ کرو ان سے ردّ وکد

مانا نہ جب اُنھوں نے تو یہ بھی بگڑ پڑے
دو چار فقرے چُست سُنائے کڑے کڑے
بولے کہ بھاگ جاؤ ملے گی نہ ایک پائی
بے فائدہ مچائی ہے آکر یہاں دُہائی
یورپ کی جب حکومتیں اُس سے بری نہیں
قرضے کے بوجھ سے ہیں سراسر دبی ہوئیں
پیسہ نہ ایک آج تلک مول میں دیا!
امریکہ انتظار میں بڈّھا ہی ہوگیا
بھاگو تمہارے واسطے ڈاکہ زنی کریں
یورپ کے سر پہ بوجھ ہے مُسلم کہاں سے دیں

کی مسلموں کی حوصلہ افزائی اور کہا

تم جاؤ اپنا کرتے رہیں گے یہ فیصلہ

آخر قرار پایا کہ باقی نکال دو!

اچھا میاں جی سود نہ دو اور نہ مال دو

بنئے پٹھان اپنا سا منہ لیکے رہ گئے

ناکام جیسے آئے تھے ویسے چلے گئے

باقی کسی طرح کا نہ جب خرخشہ رہا

اسلامیوں کا قافلہ خوش خوش رواں ہوا

اک سرخ جھنڈا قافلے کے آگے آگے تھا

جس پر تھا چاند تارے کا نقشہ کھنچا ہوا

نعرہ لگا رہا تھا ہر اک شخص ہو کے شاد
اس نام سے کہ مجلسِ احرار زندہ باد
نعرہ کبھی غلام نبی اور حبیب کا!
ہر ایک شخص جوش میں آ کر لگاتا تھا
اِک قافلہ کے ساتھ علم نیل گون تھا
ہمراہ اس کے نعرہ اکبر کی تھی صدا
کہتا تھا کوئی بولو زمیندار زندہ باد
یا اتحادِ ملت دیندار زندہ باد
اِک قافلہ کے ساتھ سیہ پوش مرد و زن
چھاتی سے کربلائی لپیٹے ہوئے کفن

کالا علم اُٹھائے ہوئے یا حسنؑ حسینؑ
سینوں کو کوٹ کوٹ کے کرتے تھے شوروشین
اِک بات قافلہ میں یہ دیکھی گئی نئی
کاندو نپہ سب کے بیلچے اور لب پہ یا علیؑ
آخر تمام قافلے اس رنگ ڈھنگ سے
بمبئی تک پہنچ ہی گئے نام ونگ سے
جب دِن گذر کے رات کا ٹھنڈا سماں ہوا
جلسہ ہر ایک قافلہ نے منعقد کیا
جلسہ کی یہ غرض تھی کہ اہلِ دیار سے
مِل کر ہر ایک چھوٹا بڑا عرض یہ کرے

اسلامیوں کا قافلہ ہے مائل سفر
ہو جائے اِن غریبوں پہ امداد کی نظر
رُوحَ الامیں کو مدِّ نظر ہے معائنہ
جاتا ہے نیک کام پہ مُسلم کا قافلہ
تقریریں ہو رہی تھیں بڑے زور و شور سے
اور سُن رہے تھے بیٹھے ہوئے لوگ غور سے
تقریر پر تھے سب ہمہ تن گوش مرد ماں
اِک ناگوار حادثہ پیش آ گیا وہاں
اِک شخص نعت پڑھنے لگا درمیان میں
اشعار کچھ سنائے صحابہ کی شان میں

سُنکر سیاہ پوشوں کو اِک جوش آگیا
کہنے لگے زبان سے اپنی بُرا بھلا
ہر ایک شخص اُٹھ کے لڑائی پہ چل پڑا
اور لال جھنڈہ نیلگوں جھنڈہ سے گُتھ گیا
آواز اِک طرف سے یہ آئی کہ مُردہ باد
اُٹھّو یہاں سے جائے جہنّم میں اتّحاد
یہ شور سُن کے کمپ سے گورے بھی آگئے
اور ساتھ میں پولیس بھی ڈنڈے لئے ہوئے
گھبرا اُٹھا یہ سُن کے گورنر بھی شور و شر
فوراً ہی حکم دے دیا لاٹھی سے لو خبر

اور یہ کہا نکالدو سب کو حدُود سے
دیکھو مرض بڑھے نہ کہیں اس غدُود سے
کچھ لوگ قافلہ میں تھے ایسے بھی با اثر
جو چاہتے تھے دل سے کہ مٹ جائے شور و شر
فوراً ہی ایک جلسہ انھوں نے وہاں کیا
سمجھا بجھا کے سب کو رضا مند کر لیا
پھر سب نے مل کے تصفیہ اس بات پر کیا
پیدل ہو طے یہاں سے جنیوا کا راستا
بمبئی کی حدود سے مسلم کا قافلہ
خشکی کے راستے سے جنیوا کو چلدیا

جِس روز پہنچے مُسلِم بے کس شکستہ حال
رُوحؔ الامیں کو بیٹھے ہوئے ہو گیا تھا سال
ایرآن و مصرؔ و شاؔم کے مُسلم تھے بے قرار
کرتے تھے روز اِن کے پہنچنے کا انتظار
جِس وقت پہنچا ان کا جنیوا میں قافلہ
خیمہ ہر ایک شخص نے اپنا نصب کیا
فرمایا جبرئیل نے یہ اسلامبیل سے
ان سب کو ایک صف میں برابر تو کیجیے
رحمت پکارا ایک جگہ مِل کے بیٹھ جاؤ
یہ سب تمہارے بھائی ہیں اُلفت سے پیش آؤ

ہو گا تمہارے خون میں جب جوشِ اتحاد
ہر شخص کی زبان سے نکلے گا زندہ باد
اقوامِ غیر پر تو ذرا کیجئے نظر !
آپس کے اتحاد سے ہیں آج بہرہ ور
دُنیا کے کاروبار میں ان کا چلن دُرست
ان کی زباں درست زباں پر سخن دُرست
شیرازہ باندھنا انہیں آتا ہے قوم کا !
وہ جانتے ہیں اُلفت و ملّت ہے چیز کیا
مُسلم دیارِ غیر سے جو آئے ہیں یہاں
کس درجہ اتحاد ہے ان سب کے درمیاں

افسوس ہندیو تمہیں کھویا نفاق نے
خودکوشی و غرور و عدم اتفاق نے
آپس میں اتحاد بڑھا کر اچھا لو نام
کب تک بنائے رکھّوگے تم آپ کو غلام
تقدیر اسلامیل موثّر تھی گو مگر
مطلق نہ ہندیوں کے ہوا دل پہ کچھ اثر
سنکر پکار اٹھے کہ سلامیل مُردہ باد
اور اس کا بھائی دوسرا جبریل مُردہ باد
لیکن نہ آج تک ہمیں معلوم یہ ہوا
روح الامیں نے ہندیوں کے حق میں کیا لکھا

رُوس

رُوح الامین عرش کی جانب رواں ہوئے
اُڑ کر فضا میں پہنچے تو کچھ سوچنے لگے
آیا خیال رُوس کے ریچھوں کو کیا ہوا
اس قوم کا نہ آیا یہاں کوئی سرغنہ
مجھ سے طلب کیا اگر اس قوم کا حساب
دوں گا خُدائے پاک کو کیا اسکا میں جواب
پلٹے جھپٹ کے کُرہٗ لینن گراڈ پر
دیکھی فضا میں اُڑتی ہوئی صورتِ بشر

لینن گراڈ کا دوسرا نام ماسکو ہے

دِل میں کیا خیال کہ فطنت نہ ہو کہیں
اِک شعلہ اُس پہ پھینک کے بولے کہ تُم لعیں
آتش بزیر پا وہ ہیولا اُڑا بشور،
"تم کون ہو جو میری فضا میں گھُسے بزور"
جبریل مستعد ہوئے بہرِ مقاتلہ
"تم کون ہو جو کرتے ہو میرا مقابلہ"
بولا جناب بندہ یہاں کا کفیل ہے
فطنت ہے میرا نام لقب نفسائیل ہے
ہیں آپ کون اپنا پتا بھی بتائیے
گر ہم خیال ہو تو مرے ساتھ آئیے

بولے جناب روح کہ میں جبرئیل ہوں
روح القدس مقرب رب جلیل ہوں
فطنت یہ جملہ سن کے بہت سٹ پٹا گیا
کہنے لگا فرشتہ کہاں سے یہ آگیا
روح القدس ہے بولتا ہے عین پاس سے
تھے دور کر چکے جسے وہم وقیاس سے
بولے جناب روح مرے ساتھ آئیے
لینا تمہاری قوم کا ہے جائزہ مجھے
فطنت یہ سن کے بولا کہ سنئے جناب من
بندہ کے دل پسند نہیں آپ کا سخن

رُوحَ القدس سے ہم کو غرض نے خدا سے کام
مدت ہوئی کہ چھوڑ دیئے قوم نے یہ نام
جب سے خیال بالشویزم سما گیا
ہم جانتے نہیں کہ خُدا کیا مسیح کیا
ہے جو بھی قوم سب کی حکومت کفیل ہے
ہر ایک فرد قوم کا خود نفسائیل ہے
ہو دردِ دل تو درد کی جا کر دوا کریں
جب دردِ دل نہ ہو تو دَوا لے کے کیا کریں
حاصل کسی بشر کو نہیں ہم سے برتری
اب کہتری ہے قوم میں باقی نہ مہتری

وُہ دِن گئے کہ زارؔ تھا شاہنشۂ جہاں
اب بچّہ بچّہ قوم کا ہے آپ حکمراں
ہر سمت اپنا دامنِ دولت دراز ہے
افکارِ دنیوی سے ہر اک بے نیاز ہے
طاقت ہماری کم نہیں جملہ دول سے آج
لینا ہے ہمکو جرمن و اٹلی سے اب خراج
سُنکر جناب روحؔ نے فطنت کا یہ کلام
بولے تمہارے شغل ہیں ابلیسیت کے دام
تم نے خدائے پاک کو بالکل بھُلا دیا
فرعونیت سما گئی خود بن گئے خدا

جس دِن خدا کے قہر نے اپنا کیا نمود
ڈھونڈے سے تم نہ پاؤگے اس قوم کا وجُود
جیسا کہ حشر مزدک زندیق کا ہوُا
ویسا ہی حال ہوگا ترا۔ تیری قوم کا
جس دِن خُدا کی تیغ نے بڑھ کر دکھائے ہاتھ
اُڑ جائے گی یہ بالشویزم ہوا کے ساتھ
جانے دو دِل سے دُور کرو اشتراکیت
ہے زر، زن و زمین کی ناحق مشارکت

ختم شد

کتبہٗ محمد اسحاق مرصّع نگار ہال بازار امرتسر

پنجاب اکاڈیمی امرتسر کی ممبر شپ

۱۔ ہر شخص صرف ایک روپیہ ادا کر کے تمام عمر کیلیئے پنجاب اکاڈیمی کا ممبر بن سکتا ہے

۲۔ پنجاب اکاڈیمی کے کسی ممبر پر اکاڈیمی کی مطبوعات کی خریداری لازمی نہ ہوگی لیکن جب کبھی بھی وہ اکاڈیمی کی کوئی مطبوعہ کتاب خریدنا چاہیں گے تو انہیں اصل قیمت پر ہمیشہ پچیس ۲۵ فیصدی کی رعایت حاصل ہوگی

۳۔ اگر کوئی ممبر اکاڈیمی کی مطبوعات کا مستقل خریدار بننا قبول کریگا تو اسے علاوہ مذکورہ رعایت کے محصول ڈاک اور وی۔ پی کا خرچ بھی معاف ہوگا

۴۔ اکاڈیمی کے سالنامے میں ممبران کی پوری فہرست معہ اُنکے مختصر سے کوائف و حالات کے ہمیشہ شائع ہوا کرے گی ۔

۵۔ وہ ممبر جو اکاڈیمی کے سالانہ اجلاس میں شرکت کیا کرینگے انہیں اکاڈیمی کا سالنامہ مفت ملا کرے گا ۔

۶۔ وہ ممبر جو اکاڈیمی کی مطبوعات پر مفید و پُر از معلومات تنقیدات لکھ کر بھیجا کرینگے انہیں اکاڈیمی ڈے کی تقریب پر علاوہ سالنامے کے ایک ایک کتاب اکاڈیمی کے شورومِ " اردو بک سٹال امرتسر" کی طرف سے بھیجی جایا کریگی ۔ ممبر شپ کی فیس بذریعہ منی آرڈر بھیجکر سندِ رکنیت منگوا لیجئے

سپرنٹنڈنٹ پنجاب اکاڈیمی امرتسر

پنجاب اکاڈیمی

کا

شعبۂ حکمت

پنجاب اکاڈیمی امرتسر کا شعبۂ حکمت خاص طور پر ان خوفناک دشمنِ جان امراض کے دفعیہ و تدارک کے لئے قائم کیا گیا ہے جو تقریباً ہر طبقہ کے لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جملہ ادویات خاص احتیاط کے ساتھ کیمیائی عمل سے تیار کی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے اکثر نادر الوجود ہیں۔

اپنی مرض کا حوالہ دے کر معلومات حاصل کیجئے

نگران شعبۂ حکمت

پنجاب اکاڈیمی امرتسر

اگر
آپ کسی مہلک مرض میں مبتلا ہیں
تو
ایک لحظہ ضائع کئے بغیر
پنجاب اکاڈمی امرتسر کے شعبہ حکمت
سے
رجوع کیجئے
نگران شعبۂ حکمت پنجاب اکاڈمی امرتسر

(ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام ابو رضا عطاء اللہ پرنٹر چھ